REGD. L. N. 5254

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل

لاہور ۔ پاکستان

یوم سہ شنبہ

فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

جلد ۳	۱۵ تبلیغ ۱۳۲۸ ھش	۱۶ ربیع الثانی ۱۳۶۸ھ	۱۵ فروری ۱۹۴۹ء	نمبر ۳۷

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۴ فروری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کے سر اور کمر کے درد میں نسبتاً افاقہ ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

کمیونسٹ انکنگ کی جانب بڑھ رہے ہیں

نانکنگ ۱۴ فروری۔ انہوی صوبے کے صدر انکنگ کی جانب چار کمیونسٹ دستے پیش قدمی کر رہے ہیں۔ یہ شہر نانکنگ سے نوے میل دور ہے۔ فوجی حلقوں میں خیال کیا جا رہا ہے کہ کمیونسٹ انکنگ کو فتح کر لینا چاہتے ہیں۔ یہاں سے وہ سب سے پتلے حصہ سے یانگسی دریا کو عبور کر لیں گے۔ نیشنلسٹ فوج اور بحریہ نے کمیونسٹوں کا مقابلہ کرنے کی تیاری کر لی ہے۔ نیشنلسٹ توپچی کشتیاں جو جنوبی یانگسی میں گشت کر رہی ہیں، سخت طوفان برفباری سے رک گئی ہیں۔

فوجی ہیڈ کوارٹر نے نانکنگ کی دوبارہ فتح کا اعلان کیا ہے۔ یہ ایک صنعتی شہر ہے جو یانگسی سے اس سرے پر شنگھائی سے ۶۰ میل شمال میں ہے۔ (اسٹار)

پیر صاحب گولڑہ شریف دہلی اور اجمیر کے دورہ پر

نئی دہلی ۱۴ فروری۔ پیر صاحب گولڑہ شریف نے حال ہی میں دہلی اور اجمیر کا دورہ کیا۔ جس میں انہوں نے مسجدوں اور مقابر کی زیارت کی۔ دہلی میں وہ راج گھاٹ گئے۔ جہاں انہوں نے گاندھی جی کے پھولوں کی جگہ ہاتھ اٹھا کر دعا کی۔ اس کے علاوہ اور کئی مقامات پر بھی وہ دعا مانگنے کے لئے گئے۔ جن میں غیر مسلموں نے بھی شرکت کی۔

دوانگی سے قبل انہوں نے ایک بیان میں حکومت ہند اور عوام کے حسن سلوک کی بہت تعریف کی۔ انہوں نے کہا مجھے بہت مسرت ہوگی، اگر گھروں سے نکالے ہوئے لوگ واپس اپنے اپنے گھروں میں آباد ہو جائیں گے۔ جب آپ ہوائی میدان میں اترے۔ تو سکھ اور ہندو مذہبی لیڈروں نے آپ کا استقبال کیا۔ اور سکھ پناہ گزینوں نے میزبانی کے فرائض انجام دیئے۔

اسٹرن گینگ کو عام معافی

لنڈن ۱۴ فروری۔ اخبار مانچسٹر گارڈین نے جو عام طور پر صیہونیوں کا حامی ہے۔ کل یہودی ریاست کی اسٹرن گینگ کے اراکین کو عام معافی دینے کے فیصلہ پر اظہار افسوس کیا ہے۔ ایک مقالہ افتتاحیہ میں اس نے سوال کیا ہے۔ کوئی کیا سمجھے کیا حکومت واقعی یہ سمجھتی ہے کہ گینگ اور اسکے پیروکار معاف کر دیئے گئے اور بھلا دیئے گئے۔ ایک عام فضا میں بغض و عداوت دل سے نکال دیں گے۔ کیا اس نے ان کے خلاف یہ جد و جہد ترک کر چھوڑ دی ہے کیا ان کے جرائم کو قابل فخر کارنامے بتا کر ان کے جرم ہلکے کر رہی ہے۔

(اسٹار)

ہائی کورٹ میں حکم امتناع خمر کے خلاف نگرانی کی سماعت

فیصلہ غیر معین عرصہ کیلئے محفوظ

لاہور ۱۴ فروری۔ مغربی پنجاب کی حکومت کے امتناع خمر کے نوٹیفکیشن کے متعلق لاہور کے غیر مسلم بیرسٹر مسٹر ویرسین ساھنی نے جو اسکی آئینی حیثیت کو چیلنج کرتے ہوئے نگرانی دائر کر رکھی تھی۔ آج صبح مسٹر جسٹس کارنیلیئس کی سماعت شروع ہوئی۔ عدالت نے سماعت کے بعد فیصلہ محفوظ کر لیا۔

مسٹر ویرسین ساہنی نے اپنی ڈیڑھ گھنٹہ کی بحث میں مندرجہ ذیل دو نقطوں پر زور دیا۔

اول۔ پاکستان میں اس وقت جو آئین چل رہا ہے۔ اس کی دفعہ ۲۹۸ کی رو سے حکومت اس امر کی مجاز نہیں کہ ملک میں یا ملک کے کسی حصہ میں مذہب کی بناء پر کوئی حکم جاری کرے۔ زیر بحث حکم مذہبی امتیاز کی وجہ سے جاری کیا گیا ہے۔ کیونکہ اگر صحت یا دیگر کسی اخلاقی وجہ کی بنا پر ہوتا۔ تو یہ پابندی ملک کے تمام باشندوں پر بلا امتیاز عائد کی جاتی۔ اور انہیں بھی مسلمانوں ہی کی طرح ڈاکٹری سرٹیفکیٹ پیش کرنے پڑتے۔ لہذا جب تک آئین پاکستان میں مذہب کی بناء پر پابندی کرنے کی کوئی ترمیم نہ کرنی چاہیئے۔ اس کی آئینی حیثیت قرار نہیں دی جا سکتی۔

دوم۔ ایکسائز ایکٹ کی دفعہ ۲۴ شق ۴ کی رو سے ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر کو اختیار حاصل نہیں کہ وہ لائسنس جاری یا منسوخ کر سکے۔ اور نہ ہی آگے وہ اپنے ماتحت افسروں کو یہ اختیارات تفویض کرنے کے مجاز ہیں۔

ایڈووکیٹ جنرل نے حکومت کے نوٹیفکیشن نمبر ۱۲۳۵ مورخہ ۱۵ ستمبر ۱۹۴۸ء کی آئینی حیثیت کے جواز پر بحث کرتے ہوئے کہا کہ ایکسائز کمشنر کو اختیارات مغربی پنجاب کی کابینہ اور فنانشل کمشنر نے تفویض کئے ہیں۔ لیکن عدالت کے طلب کرنے پر اسکے حق میں تحریری ثبوت پیش نہ کیا جا سکا۔ ایڈووکیٹ جنرل کمشنر کے تعین کے متعلق کوئی نوٹیفکیشن بھی پیش نہ کر سکے۔

مسٹر ویرسین ساہنی نے ۱½ گھنٹہ بحث کی۔ جس میں اپنی زبانی بحث کی تائید میں بہار اور بمبئی ہائی کورٹ کے بعض رولنگ پیش کئے۔ فریق مخالف نے جواباً آدھ گھنٹہ تک بحث کی۔ جس میں قرآن اور حدیث سے ثبوت مہیا کئے۔ شیخ بشیر احمد ایڈووکیٹ بھی ایڈووکیٹ جنرل کی مدد کرتے رہے۔

مسٹر جسٹس کارنیلیئس نے دونوں فریقوں کی بحث سننے کے بعد فیصلہ غیر معین عرصہ کے لئے محفوظ کر لیا۔ عدالت کا کمرہ مقدمہ میں دلچسپی لینے والوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ جس میں خاصی تعداد غیر مسلم حضرات کی تھی۔ (نامہ نگار خصوصی)

محترم نواب محمد عبداللہ خان صاحب کی علالت

محترم نواب صاحب کو کل رات اور گزشتہ رات بے چینی رہی اور نیند کم آئی۔ دل اور خون کے دباؤ کی حالت جو پرسوں سے بہتر ہوئی ہے وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے قائم ہے۔ عام حالت بھی بہتر ہے۔ مگر ابھی تک غذا اور دوائیں خون کے راستہ سے پہنچائی جا رہی ہیں۔ گو پہلے سے خدا تعالیٰ کے فضل و احسان سے بہت افاقہ ہے۔ مگر ابھی کئی روز تک خطرہ ضرور رہے گا۔ جب تک کہ دل اپنی صحت کی حالت پر نہ آ جائے۔ لہذا احباب جماعت اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خاص طور پر درخواست ہے۔ کہ وہ محترم نواب صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

خاکسار:۔ ڈاکٹر مرزا منور احمد

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳۔ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

کسٹم کی آمدنی میں زیادتی

ترارکھل ۱۴ فروری۔ آزاد کشمیر گورنمنٹ کے کسٹم افسروں کی ایک میٹنگ زیر صدارت چودھری فضل حق صاحب کلکٹر آف کسٹمز سیکرٹریٹ میں منعقد ہوئی۔ اس میں کسٹم پر نظرثانی کی گئی۔ اور محصول کسٹم کے متعلق غور کیا گیا۔ کہ عوام کی بہبودی کے لئے کن کن اشیاء پر سے کسٹم کم کرنا موزوں رہے گا۔

چودھری فضل حق صاحب نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ کسٹم ایسی اشیاء پر زیادہ لگنا چاہیئے۔ جنہیں امرا زیادہ استعمال کرتے ہوں۔ اور عوام کے استعمال کی چیزوں پر کسٹم کم ہونا چاہیئے۔

دریافت کرنے پر معلوم ہوا۔ کہ عارضی صلح کا اثر کسٹم کی آمد پر بہت اچھا پڑا ہے۔ چنانچہ زمانہ جنگ سے کشمیر کی آمدنی ماہ جنوری ۱۹۴۹ء میں دگنی رہی ہے۔

یہ چودھری فضل حق صاحب کی شبانہ روز کوششوں کا نتیجہ ہے۔ کہ محکمہ کسٹم منظم ہو گیا ہے۔ دوران جنگ میں چودھری صاحب ان تھک محنت کر کے مختلف کسٹم پوسٹیں قائم کیں۔ اور جان کی پروا نہ کرتے ہوئے آزاد علاقہ کے ہر حصے کا دورہ کیا۔

مسٹر مسعود کے اعزاز میں پارٹی

کراچی ۱۴ فروری۔ آج سہ پہر کو وزارت امور خارجہ وتعلقات دولت مشترکہ کے ملازمین نے اپنے رفیق کار انڈر سیکرٹری مسٹر مسعود کو ایک وداعی پارٹی دی۔ مسٹر مسعود پاکستان کے نائب سفیر مقیم جدہ کا چارج لینے کے لئے عنقریب روانہ ہو رہے ہیں۔

اس پارٹی میں افسروں اور دوکانی عملہ کی ایک کثیر تعداد کے علاوہ امور خارجہ کے سیکرٹری مسٹر اکرام اللہ جائنٹ سیکرٹری مسٹر ٹی۔ بی کریگ کوٹین اور ڈپٹی سیکرٹری مسٹر نسیم حسین شریک تھے۔

فلسطین کے مہاجرین کو امداد

حکومت پاکستان نے فلسطینی مہاجروں کی امداد کے لئے ایک لاکھ روپے کی رقم عطا کی ہے۔ اس رقم کو اقوام متحدہ کی امداد مہاجرین فلسطین کے ڈائرکٹر کے پاس بھیجنے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔

وزیر خارجہ ایران کا جوابی برقیہ

آنریبل سر محمد ظفر اللہ خاں کے برقیہ کے جواب میں ہز ایکسیلنسی علی اصغر حکمت وزیر خارجہ ایران نے حسب ذیل برقیہ ارسال کیا ہے:۔

"ہز میجسٹی شاہ ایران پر بزدلانہ حملہ کے متعلق آپ کا ہمدردانہ برقیہ موصول ہوا۔ اس میں جن جذبات کا اظہار کیا گیا ہے۔ ان کے لئے شکر گذار ہوں۔ اور پاکستان کی ہمدرد اور معزز قوم کی خوشحالی کے لئے تہ دل سے دعا کرتا ہوں۔"

برطانوی ٹریڈ یونین روس کے ساتھ اشتراک نہیں کرے گی

لندن ۱۴ فروری۔ ٹریڈ یونینوں کی عالمی فیڈریشن سے نکل آنے کے بعد روس نے برطانوی ٹریڈ یونین کانگرس کے ساتھ صلح کرنے کی کوشش کی۔ ٹی یو سی نے بلا جھجک روسیوں کے ساتھ مذاکرات شروع کرنے کی تجویز کو مسترد کر دیا۔

معلوم ہوا ہے۔ کہ صلح کی یہ تحریک روسی ٹریڈ یونینوں کے افسر اعلیٰ ایم وسلی کوزنٹسوف کی طرف سے کی گئی تھی۔ انہوں نے آسٹریلوی ٹی یو سی کے سیکرٹری مسٹر البرٹ مونک سے درخواست کی کہ وہ ڈبلیو ایف ٹی یو کے ایک سابق صدر مسٹر آرتھر ڈیکن اور ٹی یو سی کے سیکرٹری ونسینٹ ٹیوسن سے دریافت کریں۔ کہ آیا اس اختلاف کو کس طرح دور کیا جا سکتا ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر ڈیکن نے اس کا یہ جواب دیا۔ کہ اس قسم کی کوئی جماعت بننی ہے۔ جس کے ذریعہ ڈبلیو۔ ایف۔ ٹی۔ یو کی حیثیت پر بحث کی جا سکے۔

مسٹر مونک نے لندن میں ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ آسٹریلوی اور نیوزی لینڈ کی ٹریڈ یونینوں کو متنبہ کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ اگر انہوں نے ڈبلیو۔ ایف۔ ٹی۔ یو کو نہیں چھوڑا۔ تو ان کو کمیونسٹوں کے فیصلوں کی پابندی کرنا ہوگی۔ انہوں نے کہا۔ اگر تم ڈبلیو۔ ایف۔ ٹی۔ یو میں رہے۔ تو تمہیں آنکھیں کھول کر کرنا ہوگا۔ (استار)

پاکستان میں کاروبار میں روپیہ لگانے کا مسئلہ

کراچی ۱۴ فروری۔ حکومت پاکستان اس امر کا مطالعہ کرتی رہی ہے۔ کہ لوگ صنعتی کاروبار اور مشترکہ سرمایہ کی کمپنیوں میں کس حد تک روپیہ لگاتے ہیں۔ اور اس کے پاس یہ باور کرنے کی وجہ موجود ہیں۔ کہ عوام جس حد تک کاروبار میں روپیہ لگا رہے ہیں۔ وہ تسلی بخش نہیں ہے۔ صنعت میں روپیہ لگانے کی صورت حال اور لوگوں کو صنعتی کاروبار میں روپیہ لگانے کی ترغیب دینے کے لئے حکومت پاکستان نے ایک کمیٹی مقرر کی ہے۔ جس کا نام "پبلک انوسٹمنٹ (انکوائری) کمیٹی" رکھا گیا ہے۔ اس کا دائرہ عمل حسب ذیل ہے:۔

(۱) اس امر کا جائزہ لینا کہ عوام مشترکہ سرمایہ کی کمپنیوں۔ صنعتوں اور بنکوں میں اس وقت کس حد تک روپیہ لگاتے ہیں۔ اور اس سلسلے میں آئندہ کیا توقعات ہیں۔

(۲) اس کا سبب معلوم کرنا۔ کہ عوام کاروبار میں روپیہ لگانے میں کیوں تامل کرتے ہیں۔

(۳) ایسی تدابیر اختیار کرنا جن کی وجہ سے عوام میں روپیہ لگانے کی عادت پیدا ہو۔ اور انہیں ضروری فنڈ مہیا کرنے کی ترغیب ہو۔

گورنر جنرل نے ڈھاکہ میں پریڈ کا معائنہ کیا

ڈھاکہ ۱۴ فروری۔ پاکستان کے گورنر جنرل ہز ایکسیلنسی خواجہ ناظم الدین نے آج صبح شاہ باغ میں "انصار" پاکستان نیشنل گارڈ اور پاکستانی خواتین کے نیشنل گارڈ کی پریڈ کا معائنہ کیا۔ آپ نے اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے کہا:۔

"میں آپ کے مظاہروں سے نہایت متاثر ہوا ہوں۔ جب آپ نے اس قلیل مدت میں اتنی مہارت حاصل کر لی ہے۔ امید ہے کہ اگر کافی سہولتیں اور وقت دیا جائے۔ تو آپ حیرت انگیز ترقی کر سکتے ہیں۔ مجھے یقین ہے۔ کہ قومی ضرورت کے وقت آپ تمام خطرات کا بہادری سے مقابلہ کریں گے۔

نوجوانوں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں فوج میں بھرتی ہونے کا مشورہ دیتے ہوئے کہا:۔

"ہمارے ہموطن آپ کی سرگرمیوں اور جرأت اخلاق کو نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور فی الواقع یہی قومی تکمیل کا حاصل ہے۔

"میں پاکستانی خواتین کے نیشنل گارڈ کے مظاہروں سے خاص طور پر متاثر ہوا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ عورتیں مناسب مرتبہ حاصل کرنے کے لئے عنقریب آگے بڑھنے والی ہیں۔ وہ آنے والی نسل کی مائیں بننے کے علاوہ مملکت کی بہادر محافظ بھی بننے والی ہیں۔

آخر میں آپ نے امید ظاہر کی کہ مستقبل قریب میں پاکستان کی مسلح افواج دیگر ممالک کی فوجوں کی ہم پلہ بن جائیں گی۔

۴۹-۱۹۴۸ء کے لئے تل کی فصل کا دوسرا تخمینہ

کراچی ۱۴ فروری۔ ۴۹-۱۹۴۸ء کی تل کی فصل کا رقبہ دوسرے تخمینے کے مطابق ۱۸۰۰۰۰ ایکڑ ہے۔ اس کے مقابلہ میں گذشتہ سال کے دوسرے تخمینے کے مطابق یہ رقبہ ۱۹۴۰۰۰ ایکڑ تھا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اس میں ۲:۷ فی صدی کی کمی ہوئی ہے۔ مملکت پاکستان کے تمام حصوں میں موسم کی خرابی کی وجہ سے اس فصل کے رقبہ میں معمولی کمی ہوئی ہے۔ سوائے مغربی پنجاب کے جہاں تل کی فصل میں غیر معمولی کمی ہے۔ سب جگہ فصل کی حالت حسب معمول ہے۔

حسن البناء زخموں کی تاب نہ لا کر انتقال کر گئے

قاہرہ ۱۳ فروری۔ مصری مسلم برادر ہڈ (انجمن اخوت اسلامیہ) کے لیڈر انتالیس سالہ شیخ حسن البناء آج صبح اپنے زخموں کی تاب نہ لا کر ہسپتال میں انتقال کر گئے۔

گذشتہ شب ساڑھے آٹھ بجے وہ اپنے برادر نسبتی عبد الکریم منصور کی ہمراہی میں انجمن مسلم نوجوانان کے دفتر سے نکل کر ایک ٹیکسی کا انتظار کر رہے تھے۔ کہ ایک سیاہ گاڑی ان کے پاس سے گذری۔ اور ایک سواری خود بخود چلنے والے پستول سے ان پر چھ بار گولیاں چلائی گئیں۔ گولیاں ان کے منہ میں پیوست ہو گئیں۔ اور جب وہ انجمن کے دفتر کے دروازے میں پناہ لینے کے لئے مڑنے لگے۔ تو کافی گولیاں چلائی گئیں۔

گولیاں ان کے برادر نسبتی کے بھی لگیں۔ جس کے متعلق اطلاع ملی ہے۔ کہ ان کی حالت نازک ہے۔ حسن البناء کی نیشنلسٹ تحریک کو وزیر اعظم نقراشی پاشا کے حالیہ قتل کا اور اس کے علاوہ دوسرے بہت سے قتل کے اور مصر میں بم کے دھماکوں کا ذمہ دار ٹھہرایا جاتا ہے۔

نقراشی پاشا کے قتل کے بعد سے حکومت نے البناء کی جماعت کو ممنوع قرار دے دیا۔ اور ان کے اخبار کو بند کر دیا۔ کہا جاتا ہے۔ کہ ان کے پانچ لاکھ پیرو ہیں۔

ایک چشم دید گواہ کا کہنا ہے۔ جس نے البناء کو اینگلو امریکی فلسطینی کمیشن کے جو ۱۹۴۶ء میں قاہرہ آیا تھا۔ اجلاس میں شرکت کرتے دیکھا تھا۔ کہ اخوت اسلامیہ کے رہنما نے انگریزی میں بیان دینے سے انکار کر دیا۔ حالانکہ وہ اس کو جانتے ہیں۔ اور اس بات پر مصر ہوئے۔ کہ ان کا عربی میں بیان کا ترجمہ کیا جائے۔ جتنی نفرت ان کو وفد پارٹی اور شاہ فاروق سے تھی۔ اتنی ہی ان کو انگریزوں سے تھی۔

جاپان کے لئے پارسل پوسٹ کی سروس

کراچی ۱۴ فروری۔ اب تحفوں کے ایسے پارسل جن میں ضروری اشیاء مثلاً نہ خراب ہونے والی اشیائے خوردنی۔ کپڑے۔ صابون اور ڈاک سے بھیجی جا سکنے والی ادویہ ہوں۔ "پارسل پوسٹ" کے ذریعہ پاکستان سے جاپان بھیجے جا سکتے ہیں۔ بیمہ شدہ پارسل قبول نہیں کئے جائیں گے۔ ان پارسلوں پر حکومت پاکستان کے ایکسچینج کنٹرول اور مالیاتی قواعد نیز تجارتی برآمد کے کنٹرول کے قواعد کا اطلاق ہوگا۔

ان پارسلوں کے "محصول ڈاک" کی شرح حسب ذیل ہے۔ ۳ پاؤنڈ تک ۰-۴-۵ روپے
۳ پاؤنڈ سے اوپر ۷ پاؤنڈ تک ۰-۶-۶ روپے
۷ پاؤنڈ سے اوپر ۱۱ پاؤنڈ تک ۰-۳-۷ روپے
۱۱ پاؤنڈ سے اوپر ۲۲ پاؤنڈ تک ۰-۱-۹ روپے۔

روزنامہ

۱۴ فروری ۱۹۴۹ء

مذہب اور عقل و علم

اگر آپ ابتداء سے تاریخ انسانی کا مطالعہ فرمائیں۔ تو آپ دیکھیں گے کہ عوام کو چھوڑ کر جو عموماً توہم پرست ہوتے ہیں۔ دنیا میں دو بڑے گروہ ساتھ ساتھ چلتے آئے ہیں۔ ایک مذہبی اور دوسرا دنیادی عقل پرست۔ ان دونوں گروہوں میں باہم تصادم بھی ہمیشہ سے چلا آیا ہے۔ اور دونوں اپنے اپنے نقطۂ نظر کی تائید میں اکثر انتہا پسند رہے ہیں۔ قرآن کریم سے ہمیں اس حقیقت کا علم ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ ہر قوم میں اپنے رسول بھیجتا رہا ہے۔ جو لوگوں کو معتدل راستہ پر راہ نمائی کرتے رہے ہیں۔ لیکن عموماً ہر ایک قوم اپنے نبی کی تعلیم سے ہٹ جاتی رہی ہے۔ اور رفتہ رفتہ دو متقابل گروہوں میں تقسیم ہوتی رہی ہے۔

تاریخ انسانی کے مطالعہ سے ایک اور بات جو واضح طور پر ہمیں نظر آتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ دنیادی رجحان زیادہ تر ان اقوام میں پایا جاتا ہے۔ جو بت پرستی کی مختلف صورتوں میں اپنے جذبہ عبودیت کا اظہار کرتی رہی ہیں۔ چنانچہ قدیم یونان کو دیکھیں تو ایک وقت ایسا آچکا ہے۔ کہ تقریباً تمام دنیادی علوم کی بنیاد یونانیوں نے ایک قلیل مدت میں رکھ دی تھی۔ دوسری طرف ان کے مقابلہ میں بنی اسرائیل حضرت موسےٰ علیہ السلام کے بعد مذہبی نقطۂ نظر کی خاص طور پر علمبردار نظر آتی ہے۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کے رسول پے بہ پے اس قوم میں مبعوث ہوتے رہے ہیں۔ اگرچہ یونانیوں نے دنیادی علوم کی نہ صرف بنیاد ہی رکھ دی تھی بلکہ بہت حد تک ان کی تکمیل بھی کر دی تھی۔ لیکن چند ہی صدیوں میں یہ قوم سیاسی طور پر رومیوں سے مغلوب ہوگئی۔ اور اس طرح علوم و فنون میں بھی اولیت کا درجہ کھو بیٹھی۔ اور اس کی جگہ رومیوں نے لے لی۔ اور رومی دنیادی علوم کے علمبردار بن گئے۔

جب رومی شہنشاہ کونسٹن ٹائن نے ۳۰۵ء کے قریب عیسائیت قبول کر لی۔ تو تمام مہذب یورپ مذہبیت کے رنگ میں ڈوب گیا۔ اس زمانے میں اگرچہ عیسائیت حقیقی دین سے بدل چکی تھی۔ اور اس پر بت پرستانہ رسومات کا خول چڑھ گیا تھا۔ لیکن عیسائی درویشوں نے اپنے انہماک اور جوش سے تمام یورپ کو ایک انتہائی مذہبی طلسم میں گرفتار کئے رکھا۔ یہ طلسم تقریباً ایک ہزار سال تک قائم رہا۔ اس عہد کو تاریخ دان یورپ کا ازمنہ وسطیٰ کا عہد کہتے ہیں اور دنیادی لحاظ سے یورپ کا تاریک ترین عہد یہی سمجھا جاتا ہے۔ عیسائیت کے دور از عقل اعتقادات نے انسان کی ذہنیت کو بالکل ماؤف کرکے رکھ دیا۔ اور کرامات۔ شعبدہ بازی۔ خرق عادت کے طوفان میں عقل و بینش کی کشتی اس طرح ڈوب گئی۔ کہ پھر اس کا ابھرنا غیر ممکن نظر آتا تھا۔ پوپوں کا اقتدار اتنا بڑھ گیا تھا۔ کہ خود بڑے بڑے بادشاہ بھی ان کے سامنے محض ادنےٰ غلاموں کی حیثیت رکھتے تھے۔ عوام تو کالانعام مشہور ہی ہیں۔ پوپ اور اس کے نمائندے جس طرف ان کا رُخ چاہتے پھیر دیتے انجیل کی تو ان کو ہوا بھی نہیں لگنے دی جاتی تھی۔ اور نہ کوئی عقل کی بات ان کو بتائی جاتی تھی۔ ان سے صرف پوپ کے احکام کی فرمانبرداری طلب کی جاتی تھی۔ خواہ احکام کتنے ہی بعید از عقل کتنے ہی مخرب اخلاق کتنے ہی تباہی کی طرف لے جانے والے کیوں نہ ہوں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس عہد میں ایک سحر تھا جو یورپ پر کر دیا گیا تھا وہ جہالت کی انتہاء گہرائیوں میں گر گیا تھا۔ غلط مذہبی جنون میں لوگوں کو اپنے تن بدن کا ہوش نہیں تھا۔ وہ نہایت ہی گندی زندگی بسر کرتے تھے۔ روح کی پاکیزگی کا ایسا غلط تصور ان کے ذہنوں میں جا نشین کر دیا گیا تھا۔ کہ جسم کی پاکیزگی اس کے مخالف خیال کی گئی تھی۔ غسل کرنا ایک گناہ عظیم سمجھا جاتا تھا۔ یورپ کے اکثر ملکوں میں اسکو خلاف قانون قرار دے دیا گیا تھا۔ الغرض اس وقت کا یورپی انسان ایک حیوان مطلق بن گیا تھا۔ تمام یورپ بھیڑوں کے ایک بہت بڑے گلے میں منتقل ہو چکا تھا۔ یونانیوں اور رومیوں نے دنیادی علوم و فنون میں جو کچھ ترقی کی تھی۔ وہ سب خواب و خیال ہو چکی تھی۔ اور اس کی جگہ محرف عیسائیت کے خیالی اعتقادات نے لے لی تھی۔ پادریوں نے ان کے تمام کاروبار کو عجیب و غریب خود ساختہ مذہبی رسومات کے جال میں جکڑ دیا تھا۔ وہ رومی جو آزاد فکر میں چند صدیاں پہلے دنیا کی راہ نمائی کر رہے تھے اور دنیادی عقل کی انتہائی اور خطرناک حد تک پہنچ چکے تھے۔ رہبانی عیسائیت کے طوفان میں تنکے سے بھی کم ہو کر رہ گئے تھے۔

اس کی وجہ یہی ہے کہ عیسائیت اپنے اصل مرکز سے ہٹ گئی تھی۔ اور اس نے بت پرستانہ مذہبی اعتقادات کا اپنے اوپر خول چڑھا لیا تھا حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی نرمی کی تعلیم جو محض بنی اسرائیل کو حد اعتدال میں لانے کے لئے نازل ہوئی تھی۔ ان بت پرست اقوام میں جا کر محض بت پرستی بنکر رہ گئی تھی۔ اور اس میں اتنا مبالغہ داخل ہو گیا تھا۔ کہ انبیاء علیہم السلام کی معتدل تعلیم سے یورپ دور جا پڑا تھا۔

اس طرح تاریخ سے ہم کو جہاں قدیم یونانیوں اور رومیوں کی دنیادی علوم میں انتہائی حد کا علم ہوتا ہے۔ تو یورپ کے ازمنہ وسطیٰ کی عیسائیت سے مذہبی جنون کی حد کا بھی پتہ لگ جاتا ہے۔ اور ہم اندازہ کر سکتے ہیں۔ کہ یہ دونوں نظریئے حد اعتدال سے نکل کر کس طرح انسان کی تباہی کا باعث بن سکتے ہیں۔ قدیم یونانی اور رومی ظاہری علوم میں اتنے غرق ہو گئے تھے۔ کہ وہ انسانی عقل کو ہی اپنا اوڑھنا اور بچھونا سمجھتے تھے۔ پھر جب عیسائیت نے ان کا رخ بدلا۔ تو وہ دوسری انتہا پر پہونچ گئے۔

چھٹی صدی عیسوی تک تقریباً تمام مہذب کہلانے والے ممالک میں الٰہی مذہب کی یہی حالت ہو چکی تھی۔ ایران میں زرتشت علیہ السلام کا دین آتش پرستی کی آغوش میں جا چکا تھا۔ اور وہاں بھی تقریباً مذہبی لحاظ سے عیسائی یورپ کی سی حالت ہو چکی تھی۔ اس وقت تک مہذب دنیا دونو مذہبی اور عقلی انتہا پسندیوں کے دور دیکھ چکی تھی۔ اسی وقت اللہ تعالےٰ نے اپنی معتدل تعلیم عرب کے صحرا میں حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر آخری اور کامل صورت میں نازل فرمائی اور اس کو قرآن کریم کی صورت میں محفوظ کر دیا۔ کیونکہ انسانی تہذیب و تمدن کے ارتقاء میں اب وہ دور آ رہا تھا جب کہ الٰہی ہدایت کو محفوظ کیا جا سکتا تھا۔

اسلام نے ایسے اصول بتائے۔ جن پر عمل کرکے انسان اپنی پوری زندگی کی نشو و نما اعتدال سے کر سکتا ہے۔ اس نے بتایا کہ روح کی پاکیزگی اور جسم کی پاکیزگی کو ساتھ ساتھ ترقی کرنی چاہیئے محض جسم کی پاکیزگی اس وقت تک کوئی چیز نہیں۔ جب تک روح کی پاکیزگی نہ ہو اور روح کی پاکیزگی بغیر جسم کی پاکیزگی کے صحیح طور پر حاصل نہیں ہو سکتی۔ دوسرے لفظوں میں اسلام نے عقل اور اعتقاد میں ایک ہم آہنگی پیدا کر دی۔ اور ایسے اصول مقرر کئے کہ نہ تو انسان دنیاوی علوم و فنون میں اتنا غرق ہو جائے کہ وہ اپنے خدا کو بھی بھول جائے اور نہ مذہبی جنون میں اتنا ڈوب جائے کہ اسکو اپنے تن بدن کی بھی ہوش نہ رہے۔

جب سپین میں عیسائیت کا اسلام سے تصادم ہوا تو یورپ کی اس ذہنیت کو پہلا دھکا لگا اور وہ چونک اٹھا۔ صلیبی جنگوں میں مسلمانوں کے ساتھ اور بھی قرب ہوا۔ تو یورپ اس خواب غفلت سے بیدار ہو گیا۔ جس میں رہبانی عیسائیت نے اسکو سلا دیا تھا۔ جیسا کہ ہم نے پہلے کئی بار عرض کیا ہے۔ مسلمانوں کے لئے یہ ایک سنہری موقع تھا کہ وہ قرآن کریم کی تعلیم کو یورپ میں پھیلا دیتے۔ اگر وہ ایسا کرتے تو آج یورپ کا نقشہ ہی اور ہوتا۔ لیکن افسوس ہے کہ اس سنہری موقع کو ہمارے علماء نے ضائع کر دیا۔ اگرچہ اس تصادم سے یورپ پر اسلام کا ایسا اثر ہوا کہ وہ ہزار سالہ جہالت کے چنگل سے آزاد ہو گیا۔ وہ اسلام کی پوری روح کو محسوس نہ کر سکا اور اس جادۂ اعتدال سے بھٹک گیا۔ جس پر اسلام دنیا کو لانا چاہتا تھا یورپ اسلام سے آزادیٔ خیال کا سبق لے کر خود ایک اندرونی کشمکش میں ایسا مصروف ہوا کہ آخر اس کا نتیجہ فرانسیسی انقلاب میں ظہور پذیر ہوا۔ چونکہ اسلام کی پوری تعلیم سے ناواقف رہا اس لئے وہ عیسائیت کی بے بنیاد اعتقادی دنیا سے نکل کر دنیاوی عقل کے راستہ پر گامزن ہو گیا۔ مگر اس کے باوجود عیسائی دنیا کی ذہنیت ابھی تک مذہب اور عقلی علوم کے متخالف دو محاذوں میں بٹی ہوئی ہے۔ اور چونکہ دنیا میں آج وہی ملک سیاسی طاقت کے لحاظ سے برسر اقتدار ہیں جو عیسائی کہلاتے ہیں۔ اس لئے تمام دنیا اس کشمکش کے لحاظ سے بھی ان کے زیر اثر ہے۔ یہاں تک کہ خود مسلمان بھی اس تقسیم سے متاثر ہو گئے ہیں اور اسلام کی متوازن تعلیم سے ناواقف ہو کر رہ گئے ہیں۔

کیا ایسے وقت میں ضرورت نہ تھی۔ کہ اللہ تعالےٰ جس نے اسلام کی آخری تعلیم دنیا کو دی۔ پھر کسی ایسے پُر زور طریقے سے اسکو دنیا کے سامنے لاتے کہ مذہب اور سائنس کی یہ جنگ جو انسانی زندگی کے ارتقاء میں حائل ہو رہی ہے۔ ختم کرکے دنیا اسلام کے معتدل راستہ پر گامزن ہو جائے۔ اور وہ پُر زور طریقہ سنت اللہ کے مطابق سوا اس کے اور کیا ہے کہ وہ اپنا کوئی رسول مبعوث کرے۔

مجرمین کی گرفتاری کا وقت

(از جناب مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل)

قرآن کریم میں خدا تعالیٰ کی ایک صفت " و یعفوا عن کثیر " (شوریٰ پ ۲۵) بھی مذکور ہے۔ جس کے معنی یہ ہیں۔ کہ انسان گناہ پر گناہ اور قصور پر قصور کرتا ہے۔ مگر خدا معاف کرتا رہتا ہے مگر ایک وقت ایسا بھی آجاتا ہے کہ وہ پکڑا جاتا ہے اور اپنی سزا کو پا لیتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ اس صفت کے ماتحت فرماتے ہیں:۔

"میں نے بارہا سنا یا ہے۔ کہ مجرموں کی گرفتاری کا جناب الٰہی میں ایک وقت ہوتا ہے۔ ابن لیلیٰ کی کچہری میں ایک شخص کو سزا دی گئی۔ اس نے کہا۔ کہ یہ میرا پہلا جرم تھا۔ سزا ہلکی دینی چاہیئے تھی۔ آپ نے سزا بڑھا دی۔ وجہ یہ بتائی۔ کہ اس نے جھوٹ بولا ہے۔ کیونکہ اگر یہ پہلی دفعہ کرتا تو پکڑا کیوں جاتا۔ خدا نے خود فرمایا ہے۔ و یعفوا عن کثیر۔

(درس القرآن صفحہ ۲۴۹)

یہ بات بالکل صحیح ہے اور ہر شخص جو اپنی زندگی کا مطالعہ کرے گا۔ وہ قرآن کریم کے بیان پر مہر تصدیق ثبت کرے گا۔ کئی لوگ خدا کے حکموں کی نافرمانی کرتے رہتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں کہ ہمیں تو کوئی گرفت نہیں ہوتی۔ حالانکہ خدا کے نزدیک ابھی ان کی گرفتاری کا وقت نہیں آیا ہوتا۔ ایک بزرگ سے کسی نے کہا۔ میں نے دودھ میں پانی ملا کر بیچا ہے۔ مجھے تو بڑا ہی نفع ہوا ہے کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ اس بزرگ نے کہا۔ کہ جتنا پانی تم اب تک ملا چکے ہو۔ اتنا ایک گڑھا کھود کر اس میں پانی ڈالو۔ اور اس میں اترو۔ چنانچہ اس نے ایسا کیا۔ تو اس کے گلے تک آیا۔ بزرگ نے فرمایا۔ دیکھو ابھی تمہارے ڈوبنے کا وقت نہیں آیا۔

بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک انسان خدا کی نظر میں قابل گرفت ہوتا ہے۔ اور اس کے اعمال ایسے ہوتے ہیں۔ کہ وہ خدائی عذاب میں مبتلا ہو جانا چاہیئے مگر اسے " یمدھم فی طغیانھم یعمھون " (البقرۃ) کے ماتحت مہلت ملتی رہتی ہے۔ اور اچانک ناکردہ گناہ میں پھنس جاتا ہے اور اپنی سزا کو پا لیتا ہے یہ قصہ مشہور ہے کہ ایک شخص کو پھانسی کا حکم ملا۔ تو لوگوں نے اس سے پوچھا کہ اب تم مارے جاؤ گے۔ یہ تو بتا جاؤ۔ کہ تم نے یہ خون کیا بھی تھا یا نہیں۔ اس نے جواب دیا کہ یہ خون تو ناحق میرے ذمہ لگایا گیا ہے۔ اور پھانسی کا حکم دیا گیا ہے مگر خدا کے راج میں دیر تو ہے مگر اندھیر نہیں ہے میں نے فلاں شخص کو قتل کیا تھا۔ اس میں مجھے گرفت نہیں ہوئی تھی۔ اب اس میں پکڑا گیا ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ فلاں شخص اپنے مقدمہ میں سچا تھا۔ لیکن پھر بھی اس نے سزا پائی۔ اصل بات یہ ہے کہ جو لوگ اس طرح سزا پاتے ہیں۔ وہ درحقیقت کسی اور جھوٹ کی سزا پاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے ہاں ایک سلسلہ حساب ہوتا ہے۔ بٹالہ میں مولوی گل علی شاہ صاحب تھے۔ وہ شیر سنگھ کے لڑکے کے استاد تھے۔ اور شیر سنگھ ایک جابر اور ظالم حاکم مشہور تھا۔ ایک دفعہ شیر سنگھ نے ایک باورچی کو کسی ادنیٰ قصور (مثلاً ہانڈی میں نمک کی زیادتی) پر سخت سزا دی۔ مولوی صاحب سادہ مزاج آدمی تھے۔ اور شیر سنگھ ان کی عزت کرتا تھا۔ اور خاطر داری سے پیش آتا تھا۔ اس واسطے وہ بے تکلف اس کے ساتھ بات چیت کر لیا کرتے تھے۔ سو اس موقعہ پر بھی مولوی صاحب نے شیر سنگھ کو کہا۔ کہ آپ نے تھوڑے سے قصور پر سخت سزا دی ہے۔ اس نے جواب دیا کہ آپ نہیں جانتے۔ اس شخص نے میرا سو بکرا چوری کھایا ہے۔ ایسا ہی انسان گناہ کسی اور موقعہ پر کرتا ہے۔ اور پکڑا کسی اور موقعہ پر جاتا ہے۔ انسان کے واسطے شامت اعمال کا ذخیرہ رکھا ہوا ہوتا ہے وہی اس کے پیش آجاتا ہے۔"

(احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے صفحہ ۹)

درحقیقت خدا کی طرف سے گرفت اور سرزنشیں اس غرض کے لئے آتی ہیں۔ تاکہ انسان خدا کے حضور جھک جائے۔ اور عاجزی کرے۔ خدا کو بیبا کی پسند نہیں بلکہ حسب۔ امتوا خیع کو پسند کرتا ہے جو شخص خدا کا ہو جاتا ہے۔ خدا اس کا ہو جاتا ہے۔ مگر جو شخص اپنے ناقص اعمال کے ساتھ خدا کو دھوکہ دینا چاہتا ہے۔ وہ خود دھوکے میں ہے۔ دنیا میں ایک عقلمند انسان کسی کے دھوکے میں نہیں آتا۔ تو خدا کس طرح کسی کے دھوکے میں آسکتا ہے

اراضی کی الاٹمنٹ کے متعلق ایک ضروری اعلان

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے)

(۱) میں اپنے ایک سابقہ اعلان میں مشرقی پنجاب سے آئے ہوئے دوستوں کو اس طرف توجہ دلا چکا ہوں۔ کہ نئی پراویژنل الاٹمنٹ کے متعلق جو فیصلہ ہوا ہے۔ اس کے مطابق انہیں اپنی درخواستیں داخل کرانے میں سستی سے کام نہیں لینا چاہیئے۔ اور چونکہ ایسی درخواستوں کے داخل کرانے کے لئے بہت قلیل میعاد مقرر ہے۔ اس لئے اس کام میں توقف نہ کیا جائے۔ اور مقررہ مطبوعہ فارموں کو پوری پوری احتیاط کے ساتھ صحیح طریق پر خانہ پری کرنے کے بعد اور حلف نامہ پر کسی مجسٹریٹ یا سب جج وغیرہ کی تصدیق کرانے کے بعد داخل کیا جائے۔ میعاد بعض ضلعوں میں ۱۵ فروری کو ختم ہوتی ہے۔ اور بعض میں ۲۵ کو اور بعض میں مارچ کے پہلے ہفتہ میں۔ اس لئے ضروری ہے کہ مقامی عملہ سے میعاد کا پختہ پتہ لے لیا جائے۔ اور بہرحال احتیاطاً اس معاملہ میں فوراً توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

(۲) یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ بعض زمینداروں میں جنہیں مشرقی پنجاب وغیرہ سے پاکستان چلے آنے کے بعد گذارہ کے لئے زمین مل گئی تھی۔ یہ غلط فہمی پیدا ہو رہی ہے کہ انہیں نئے فیصلہ کے مطابق کسی مزید درخواست دینے کی ضرورت نہیں مگر یہ خیال غلط ہے۔ سابقہ الاٹمنٹ محض گذارہ کے لئے وقتی طور پر تھی۔ اور تھوڑے رقبہ کے لئے تھی۔ لیکن اب ہر شخص کے ضائع شدہ رقبہ کے مقابلہ پر پختہ اور پوری الاٹمنٹ ہونی ہے۔ اس لئے خواہ کسی کو زمین مل چکی ہے۔ یا نہیں ملی۔ اگر وہ مشرقی پنجاب وغیرہ میں زمین چھوڑ کر آیا ہے تو اسے جدید قانون کے مطابق نئی درخواست دینی چاہیئے۔ جس کے لئے گورنمنٹ کی طرف سے طبع شدہ فارم مقرر ہیں اس درخواست میں اپنی ضائع شدہ اراضی کی تفصیل دیکر اس کے مقابل پر پختہ الاٹمنٹ کا مطالبہ کیا جائے اور فارم کے سارے خانے احتیاط کے ساتھ بھرے جائیں۔ اور یہ بھی لکھا جائے کہ میں فلاں جگہ یہ زمین لینا چاہتا ہوں خواہ یہ جگہ وہی ہو جہاں عارضی گذارہ کے لئے زمین مل چکی ہے۔ یا کوئی دوسری جگہ ہو مگر جو ناجس ضلع میں کوئی شخص پہلے سے زمین لے چکا ہے۔ اسی ضلع میں زمین کی درخواست دینی چاہیئے۔ بلکہ بعض اضلاع میں تو اسکے خلاف درخواست دینے کی اجازت ہی نہیں۔ البتہ جن لوگوں نے ابھی تک کوئی زمین نہیں لی وہ جس ضلع میں چاہیں درخواست دے سکتے ہیں

(۳) گذشتہ اعلان میں جو یہ لکھا گیا تھا۔ کہ درخواستیں یا تو اس ضلع کے سیٹلمنٹ افسر کے پاس پیش کی جاسکتی ہیں۔ جہاں کوئی شخص اس وقت رہ رہا ہو اور یا اس ضلع کے افسر کے پاس پیش کی جاسکتی ہیں۔ جہاں وہ آئندہ زمین لینا چاہتا ہو۔ اس کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ تشریح بعد کے فیصلوں کے مطابق درست نہیں رہی چنانچہ اب تمام درخواستیں صرف اس ضلع میں اور اس تحصیل میں داخل ہونی چاہیئیں۔ جہاں کوئی شخص زمین لینا چاہتا ہو۔ ایسی درخواستوں کے وصول کرنے کیلئے عموماً ہر تحصیل میں محکمہ بندوبست کے نائب تحصیلدار مقرر کر دیئے گئے ہیں۔

(۴) یہ بات پھر دہرائی جاتی ہے۔ کہ چونکہ طبع شدہ فارم کسی قدر پیچیدہ ہے۔ اس لئے مقامی کارکنوں اور سمجھدار احمدیوں کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے ناخواندہ یا درخواست کی تفاصیل کو نہ سمجھنے والے زمیندار بھائیوں کو درخواستوں کے بھرنے میں پوری پوری امداد دے کر عند اللہ ماجور ہوں۔ اور فارم کو پڑھ کر اس کے کوائف کو اچھی طرح سمجھ لیں یہ فارم ایک آنہ میں ہر ضلع میں ملتی ہے۔

(نوٹ) قادیان اور اس کے ملحقہ دیہات سے آئے * ہوئے دوستوں کے متعلق ۱۲ فروری کے الفضل میں مخصوص طور پر علیحدہ تفصیلی اعلان کیا جا چکا ہے۔ اس کی پابندی ہونی چاہیئے۔ گو اوپر کی تفصیلی ہدایات بھی انہیں مدنظر رکھنی چاہئیں۔

قادیان اور ننگل بغیر۔ کھارا کے متعلق یہ بات یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ وہاں کی جائیداد کوئی احمدی دوست کسی غیر مسلم کے پاس فروخت نہ کریں۔ اور نہ ہی اس کا متبادل تبادلہ کریں مگر اس جائیداد کے مقابلہ پر پراویژنل الاٹمنٹ کرائی جاسکتی ہے اور اس غرض کے لئے مقررہ فارم میں "تشریح مطالبہ" کے الفاظ کے آگے لصورت پراویژنل الاٹمنٹ" کے الفاظ لکھ دیئے جائیں

خاکسار مرزا بشیر احمد ۱۳/۲/۴۹

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آؤ خدا تعالےٰ کی اس جماعت میں شامل ہو جاؤ جس کی بنیاد اسنے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے

"یہ خیال ہرگز درست نہیں کہ انبیاء علیہم السلام دنیا سے بلے وارث ہی گذر گئے۔ اور اب ان کی نسبت کچھ اسے ظاہر کرنا۔ بجز قصہ خوانی کے اور کچھ زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔ بلکہ ہر ایک صدی میں ضرورت کے وقت ان کے وارث پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ اور اس صدی میں یہ عاجز ہے۔ خدا تعالیٰ نے مجھ کو اس زمانہ کی اصلاح کے لئے بھیجا ہے۔ تا وہ غلطیاں جو بجز خدا تعالےٰ کی خاص تائید کے نکل نہیں سکتی تھیں۔ وہ مسلمانوں کے خیالات سے نکالی جائیں۔ اور منکرین کو سچے اور زندہ خدا کا ثبوت دیا جائے۔ اور اسلام کی عظمت اور حقیقت تازہ نشانوں سے ثابت کی جائے سو یہی ہو رہا ہے۔ قرآن کریم کے معارف ظاہر ہو رہے ہیں۔ لطائف اور دقائق کلام ربانی کھل رہے ہیں۔ نشان آسمانی اور خوارق ظہور میں آ رہے ہیں۔ اور اسلام کے حسنوں اور نوروں اور برکتوں کا خدا تعالےٰ نئے سرے جلوہ دکھا رہا ہے۔ جس کی آنکھیں دیکھنے کی ہیں۔ دیکھے اور جس میں سچا جوش ہے۔ وہ طلب کرے۔ اور جس میں ایک ذرہ حب اللہ اور رسول کریم کی ہے۔ وہ اٹھے۔ اور آزمائے۔ اور خدا تعالیٰ کی اس پسندیدہ جماعت میں داخل ہو جائے۔ جس کی بنیادی اینٹ اس نے اپنے پاک ہاتھ سے رکھی ہے۔ (برکات الدعا)

یورپ میں ہمارے تبلیغی مشن

از مکرم جناب ملک عطاء الرحمن صاحب مبلغ فرانس

ہمارے تبلیغی مشن یورپ میں اس وقت سات ممالک میں باقاعدہ قائم ہیں۔ انگلستان، فرانس، سپین، اٹلی، سویٹزرلینڈ اور ہالینڈ کے علاوہ اب ساتواں مشن جرمنی میں بھی بفضلہ تعالیٰ حال ہی میں قائم کیا گیا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

حالات کی اجازت سے اس وقت ہمارے یہی مشن یورپ میں مغرب کی ظلمتوں کو اسلام کے نور سے روشن کرنے میں ساعی ہیں۔ لیکن گذشتہ جنگ سے قبل متواتر کئی سال مبشرین احمدیت جرمنی، سپین، اٹلی، یوگوسلاویہ، البانیہ، رومانیہ، ہنگری اور پولینڈ میں بھی اسی حقیقت اور صداقت کی اشاعت کرتے رہے۔ لیکن افسوس کہ اس وقت مؤخر الذکر پانچ ممالک کے پردۂ آہنی کے دوسری جانب واقع ہونے کی وجہ سے وہاں پر مشنوں کے قیام کی اجازت ملنی ممکن نہیں۔ وہاں اسوقت خالص روسی اقتدار، کمیونسٹ حکومت، اور ہر نوعیت کے مذہبی تخیل کے خلاف بغاوت اور تشدد کا دور دورہ ہے۔

جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے۔ گو اس وقت ہمارے باقاعدہ مشن سات ممالک میں قائم ہیں۔ لیکن مجھے ان میں سے اس وقت صرف ان مشنوں کے بعض کوائف احباب کی دلچسپی کے لئے عرض کرنے ہیں کہ جن مشنوں میں مجھے گذشتہ دسمبر کے نصف اول میں جانے کا اتفاق ہوا۔ اور خود بعض حالات کے دیکھنے اور معلوم کرنے کا موقع ملا۔ فرانس کے مشن کو شامل کرتے ہوئے یہ مشن اپنے قیام کی ترتیب کے لحاظ سے حسب ذیل ہیں۔ انگلستان۔ فرانس، سوئیٹزرلینڈ اور ہالینڈ۔

انگلستان

انگلستان میں ہمارے اس وقت دو مشن کام کر رہے ہیں۔ ایک لنڈن میں اور دوسرا گلاسگو میں۔ لنڈن مشن مغربی ممالک میں ہمارا سب سے پہلا اور پرانا مشن ہے۔ جس کا قیام ۱۹۱۳ء میں عمل میں لایا گیا اور خدا تعالیٰ نے سلسلہ کو ۱۹۲۴ء میں انگلستان میں پہلی مسجد کی تعمیر کی توفیق عطا فرمائی۔ لنڈن مشن کو اپنے قیام کے بعد جس جس رنگ میں خدمات کی سعادت حاصل ہوئی۔ چند سطور میں کیونکر اسے بیان کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی اس وقت یہ غرض ہے۔ مجھے اس وقت صرف گذشتہ تین سالوں اور اس کے موجودہ بعض کوائف کا مختصراً ذکر کرنا ہے

گذشتہ جنگ عظیم کے معاً بعد ہمارے آقا فضل عمر سیدنا حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے پھر ایک بار عالمگیر تبلیغی مہم کی طرف توجہ فرمائی اس سے قبل بھی حضور متعدد بار چین و جاپان، ایشیا، یورپ، افریقہ و امریکہ میں مبلغین بھجوا چکے ہیں اس دفعہ افریقہ میں خاص طور پر کثرت سے مبلغین بھجوانے کے علاوہ یورپ کی تازہ ہلاکت اور بربادی کی وجہ سے حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز مغربی ممالک کی طرف خاص طور پر متوجہ ہوئے۔ چنانچہ حضور نے لڑائی کے معاً بعد ۱۹۴۵ء کے آخر میں بارہ مبلغین لنڈن بھجوائے۔ ان میں سے تین لنڈن مشن کیلئے تھے اور باقی یورپ کے مشنوں کے لئے۔

ہمارے لنڈن پہنچنے کے بعد گذشتہ تین سال میں تو لنڈن میں مبلغین کے آنے جانے کا ایک باقاعدہ سلسلہ شروع ہو گیا اور کہنا صحیح ہو گا کہ مغرب میں ہماری تبلیغی مہم کے لئے لنڈن مشن بطور Base Camp کام کر رہا ہے۔ یورپ کے مشنوں کے علاوہ، شمالی امریکہ، جنوبی امریکہ اور افریقہ تک کے مبلغین بھی لنڈن ٹھہر کر اپنے اپنے مشنوں میں جاتے رہے۔ یا وہاں سے لنڈن آتے رہے۔ چنانچہ مبلغین کی متواتر اور اس کثرت سے بعض ایام میں یہاں آمد و رفت رہی کہ ہمیں لنڈن قادیان سے ہزارہا میل کی دوری کے باوجود قریب معلوم ہوتا۔ بلکہ یوں محسوس ہونے لگتا۔ جیسے قادیان سے لاہور کا فاصلہ ہے۔ اس کے علاوہ تقسیم ہندوستان کے موقع پر جب مرکز کو قادیان سے دردناک پریشانی کے ساتھ منتقل ہونا پڑا۔ تو اس دردناک دور میں ہمیں اطلاعات لنڈن کی وساطت سے ہی ملتیں۔ یورپ کے سب ہی مشن لنڈن مشن کے اس سلسلہ میں بہت ممنون ہیں۔ برادرم مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ مکرم مولانا شمس صاحب کے واپس تشریف لے جانے کے بعد ۱۹۴۶ء سے امام مسجد لنڈن ہیں۔ اس گذشتہ پریشان دور میں مشن کے دوسرے تبلیغی کاموں کے علاوہ ان کی نگرانی میں لنڈن مشن کو بعض غیر معمولی خدمات کی توفیق حاصل ہوئی۔ بفضلہ تعالیٰ۔

ہمارے محترم بھائی برادرم چوہدری مشتاق احمد صاحب کو خدا تعالیٰ کے فضل سے خاص طور پر انتظامی قابلیت عطا ہوئی ہے۔ اس دفعہ جب میں لنڈن گیا تو جہاں اس بات سے انتہائی خوشی ہوئی کہ لنڈن مشن کے علاوہ شمالی امریکہ۔ جنوبی امریکہ۔ اٹلی۔ افریقہ کے مبلغین کی ایک خاص تعداد وہاں مقیم تھی۔ وہاں اس بات کو دیکھ کر بہت خوشی ہوئی کہ لنڈن مشن اپنے کام کی وسعت کی وجہ سے ماشاء اللہ حکیمانہ تنظیم کے ساتھ کام کر رہا ہے۔ چنانچہ کام مختلف شعبہ جات میں تقسیم ہے۔ ڈپٹی امام اور امام صاحب کے ذاتی سیکرٹری کے علاوہ اشاعت، مال، صفائی، خوراک، حفظان صحت، تبلیغی اجلاس، ضیافت وغیرہ کے مختلف منتظمین مقرر ہیں۔ انفرادی تبلیغ کے علاوہ پندرہ روزہ تبلیغی اجلاس مشن میں منعقد کئے جاتے ہیں۔ جس موقع پر میں وہاں گیا تھا ایک پبلک جلسہ کے انعقاد کا اہتمام کیا جا رہا تھا۔ گذشتہ تین سال کے عرصہ میں مختلف مضامین پر مشتمل ٹریکٹ اور پمفلٹ وغیرہ ہزاروں کی تعداد میں شائع کئے گئے۔ ابتداء میں جب ہم وہاں پہنچے تو مکرم مولانا شمس صاحب کی نگرانی میں صرف قبر مسیح کے اعلان کے لئے ایک لاکھ کی تعداد میں اشتہار تقسیم کئے گئے۔ گذشتہ فسادات کے دوران میں متعدد احتجاجی سرکلرز ممبران پارلیمنٹ اور ملک کے صاحب اقتدار حلقہ میں بھجوائے گئے۔ نو احمدی احباب کی تربیت کے لئے ایک ماہانہ بلیٹن دینی امور پر مشتمل جاری کیا گیا۔ مختلف موضوعات پر مشتمل ضخیم ٹریکٹ شائع کئے گئے۔ سال کے دوران میں عیدین کے علاوہ دیگر بعض مواقع پر لنڈن کی بڑی بڑی سوسائٹیوں اور ممالک غیر کے بعض وفود اور ڈیلیگیشنز کو مدعو کیا جاتا ہے۔ اور اس طرح ان ممالک تک احمدیت کا پیغام پہنچایا جاتا ہے۔ حال میں جب میں وہاں تھا تو پولینڈ کے امام کو ان کے بعض ساتھیوں کی معیت میں مدعو کیا گیا تھا۔ اس موقع پر انگریزی کے علاوہ ہمارے نو احمدی جرمن بھائی عبد الشکور صاحب نے جرمن میں۔ برادرم مولوی محمد عثمان صاحب نے اطالوی میں اور خاکسار نے فرانسیسی میں ایڈریسز پیش کئے۔ تقریب بفضلہ تعالیٰ خوب دلچسپ بارونق اور مؤثر تھی۔ لنڈن کے اخبارات میں اسلام، احمدیت اور جماعت کے متعلق مختلف مضامین شائع کرائے جاتے ہیں۔ غرضیکہ لنڈن مشن اپنے ماضی اور اپنے حال کے لحاظ سے ہمارا انتہائی کامیاب اور امتیازی مشن ہے اللہ تعالیٰ مشن ہذا کو اپنے قیام کی اغراض کو ہر رنگ میں پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور سفید پرندوں کے ایک ہجوم اور ان کی انگنت کثرت کو اسلام کے حلقہ میں لانے کی اسے سعادت حاصل ہو۔ آمین

فرانس

فرانس نہ صرف یورپ کے جملہ ممالک میں انتہائی اہم ملک ہے۔ بلکہ اپنے عظیم الشان ماضی اور مخصوص تہذیب و تمدن کی وجہ سے دنیا بھر میں اسے جو خصوصیت حاصل ہے۔ اسکی مثال وہ خود ہی ہے لیکن اس کے باوجود اسلام کی طرف سے اس ملک میں کوئی مشن قائم نہ کیا گیا تھا۔ اسکی وجہ غالباً فرانس ہی کی اپنی بے مثال خصوصیت بھی اسکی عشرت و لامذہبیت کہ جس نے اس ملک کو مذہب کی روئیدگی کے لئے انتہائی طور پر سنگلاخ بنا دیا ہے۔ لیکن یورپ کی موجودہ روحانی مہم کے سلسلہ میں غالباً "قرعہ فال بنام من دیوانہ زدند" کے مطابق ہی اس ناچیز خاکسار کو یہاں مشن کے قیام کے لئے بھجوایا گیا۔

لنڈن پہنچکر چند ماہ میں وہاں ٹھہرا۔ دیگر وجوہ کے علاوہ ایک یہ بھی خیال تھا کہ فرانسیسی زبان سے کچھ ابتدائی تعارف حاصل کیا جا سکے۔ لیکن افسوس [illegible] عرصہ میں بیمار رہا۔ اس دوران میں صرف تین چار سبق لے سکا اور زبان سے کلی ناواقفیت کے عالم میں۔ ۷ / مئی ۱۹۴۶ء کو میں پیرس پہنچا۔ اس حالت میں کہ یہاں کسی صاحب سے کوئی تعارف وغیرہ نہ تھا۔ غرضیکہ زبان و مقام کی بالکل اجنبیت تھی۔ خاکسار کے ہمراہ برادرم چوہدری عطاء اللہ صاحب تھے۔ جنہیں بعد میں افریقہ میں بھجوایا گیا۔

ابتدائی ڈیڑھ سال تبلیغ کا کوئی باقاعدہ کام نہ کیا جا سکا۔ سب سے زیادہ زبان کی روک تھی۔ انگریزی میں کوئی کام کرنا ممکن نہ تھا۔ اہل فرانس کو اپنی زبان پر کچھ زیادہ ہی ناز ہے۔ اسلئے انگریزی جاننے والے بہت کم ملتے۔ اور جو کوئی انگریزی جانتا انگریزی بولنا پسند نہ کرتا۔ اسکے علاوہ باقاعدہ تبلیغ کے لئے حکومت نے مسلسل دس ماہ کی کوشش کے بعد گذشتہ سال مارچ میں اجازت دی۔ اس اجازت کے بعد یہاں باقاعدہ مشن قائم ہو سکا اور باقاعدہ تبلیغی کام شروع کیا جا سکا۔ چنانچہ اس وقت سے تا ہنوز حسب ذیل خدمات کی توفیق حاصل ہوئی

کام کی ابتداء پریس کانفرنس سے کی گئی پیرس کے بعض بڑے بڑے اخبارات میں [illegible] شائع کئے۔ اس کے علاوہ عام تقسیم کے لئے [illegible] ہزار کی تعداد میں ایک پمفلٹ شائع کیا گیا جو چار صفحات پر مشتمل تھا۔ ایک تفصیلی ٹریکٹ ۵۰۰ کی تعداد میں ۱۲ صفحات پر مشتمل شائع کیا گیا۔ جو فرانس بھر کے ۲۵۰ اخبارات کو بھجوایا گیا۔ فرانس کی جملہ عیسائی مشنری سوسائٹیوں کو ایک تبلیغی سرکلر بھجوایا۔ اس دوران میں "اسلامی اصول کی فلاسفی" کے فرانسیسی ترجمہ پر نظر ثانی کا کام کیا گیا۔ اور اب "اسلام کا اقتصادی نظام" کے ترجمہ کا کام شروع ہے۔ اس کے علاوہ دو کتابوں کی تالیف کا کام بھی جاری ہے ایک اسلام کے متعلق ابتدائی اور اصولی معلومات کے علاوہ ان مضامین پر مشتمل ہے۔ جو [illegible] مصنفین بطور اعتراضات اسلام کے خلاف پیش کرتے ہیں۔ دوسری کتاب سیدنا حضرت [illegible] علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت اور تحریک پر مشتمل ہے۔ خدا تعالیٰ جلد ان کے مکمل [illegible]

توفیق عطا فرمائے اور ان کی طباعت و اشاعت کے اسباب بھی عطا فرمائے۔ آمین!

انفرادی تبلیغ کے علاوہ ایک پبلک جلسہ وسیع پیمانہ پر کرنے کی توفیق حاصل ہوئی۔ یہاں کی ایک فلاسافیکل سوسائٹی میں بعض مضامین مثلاً وجود باری تعالیٰ ملائکۃ اللہ وغیرہ پر سلسلہ تقاریر آج کل شروع ہے۔ ان تقاریر کے علاوہ ایک سلسلہ تقاریر اپنے مرکز پر شروع کرنے کے لئے انتظام کر رہا ہوں۔ یہ لیکچر انشاء اللہ عنقریب ہی شروع ہو جائیں گے۔ پیرس سے باہر بعض دوستوں کو بذریعہ خطوط تبلیغ کی سعی کی جا رہی ہے۔

فرانس کے علاوہ چونکہ بلجیم میں اکثر فرانسیسی زبان بولی جاتی ہے۔ وہاں کے اخبارات میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی اشاعت کی کوشش کی گئی۔ متعدد اخبارات کو یہاں سے لٹریچر بھجوایا گیا۔ اس سفر کے دوران میں چونکہ بلجیم جانے کا بھی اتفاق ہوا۔ اس لئے بعض اخبارات کے مدیروں سے خود ملنے کی کوشش کی۔ چنانچہ

ان اخبارات نے اسلام اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت مبارکہ پر مضامین شائع کئے۔ اس کے علاوہ وہاں کی بعض عیسائی مشنری سوسائٹیوں کو بھی دعوت حق اور لٹریچر بھجوایا گیا۔ خوشکن فرانس میں پیرس مشن کی تبلیغی سعی کے یہی چند ایک عنوانات ہیں۔ دیگر تفصیلات کا یہ موقع نہیں۔ متعدد دوست زیر تبلیغ ہیں۔ ان میں سے بعض اسلام کی خوبیوں اور فوقیت کے قائل بھی ہو چکے ہیں۔ لیکن فرانسیسی قوم کا مخصوص کیریکٹر اور اس ملک کا مخصوص تمدن ان کیلئے عملی قدم اٹھانے میں روک بن رہا ہے۔ لیکن مومن مایوس کبھی تو نہیں ہوا کرتا۔ اس لئے کہ اس کی نظر اپنے قدیر خدا تعالیٰ پر ہوتی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ ہمارا خدا تعالیٰ ان کے سینوں کو اس نور سے روشن فرمائے۔ اور حق کے قبول کرنے کی جرأت بھی عطا فرمائے۔ آمین

(باقی)

ہندوستان میں پناہ گزینوں کے لئے نئے شہر بسائے جائینگے

نئی دہلی ۱۴ فروری۔ حکومت بمبئی نے مہاجرین کی آبادکاری کے لئے جو پروگرام بنایا ہے۔ اس میں ایک نمایاں چیز بمبئی سے چھتیس میل کے فاصلہ کلیان میں ایک لاکھ مہاجرین کے لئے آٹھ کروڑ پچاس لاکھ روپیہ کے سرمایہ سے ایک نیا شہر آباد کرنا ہے۔ مرکزی حکومت نے اس اسکیم کی منظوری دے دی ہے۔ حکومت بمبئی نے جو ہاؤسنگ اسکیمیں اب تک بنائی ہیں۔ ان کا مجموعی تخمینہ تیرہ کروڑ ستر لاکھ روپیہ ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند نے حکومت بمبئی کو مطلع کیا ہے کہ وہ ان اسکیموں پر عمل درآمد کرنے کے لئے قرضہ دینے کو تیار ہے۔ پنتالیس لاکھ روپیہ کی ایک رقم پہلے ہی حکومت بمبئی کو مہاجرین کے کیمپوں کی ضروری مرمت کرانے کے لئے دی جا چکی ہے۔ ابھی حال ہی میں بمبئی میں جو طوفان باد آیا تھا۔ اسکے باعث ان کیمپوں کو کافی نقصان پہنچا تھا۔

کلیان کا شہر جس میں بیس ہزار مکانات ہوں گے۔ ان سب شہروں سے بڑا ہوگا۔ جو ہندوستان میں مہاجرین کے لئے تعمیر کئے گئے ہیں۔ اس پروگرام میں بمبئی سے گیارہ میل دور چمبور کی تعمیری ترقی بھی شامل ہے۔ جہاں اس وقت دس ہزار مہاجرین آباد ہیں۔ اسکے علاوہ فتو کی دیولالی میں ایک شہر کی تعمیر اور دپوری، پونا میں رہائشی کالونی کی تعمیر بھی پروگرام میں شامل ہے۔ (اسٹار)

نوکری دلانے کے دفاتر مرکز کے تحت ہونگے

نئی دہلی ۱۴ فروری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت ہند نے صوبائی لیبر وزیروں کی کانفرنس کی سفارشات کو منظور کر لیا ہے۔ اور نوکری دلانے کے دفاتر (ایمپلائمنٹ ایکسچینج) آئندہ پانچ سال تک مرکزی حکومت کے زیر انتظام رہیں گے۔

نیشنل ایمپلائمنٹ سروس کے کام کو قاعدے میں لانے کے لئے ایک بل پیش کیا جائیگا جو ان دفاتر کو قانونی حیثیت دے دے گا۔ اب جبکہ صوبائی حکومتوں نے ان کا مالی بار اٹھانے سے انکار کر دیا ہے۔ لہٰذا مرکز ان دفاتر کو چلائے گا۔ (اسٹار)

پنڈت نہرو کی آمد کے موقعہ پر جلسہ گاہ میں بدنظمی

احمد آباد ۱۴ فروری۔ کل شام احمد آباد کے ایک پبلک جلسہ میں پنڈت نہرو تقریر کر رہے تھے۔ کہ ہجوم پولیس اور ہوم گارڈز کا گھیرا توڑ کر آگے بڑھا۔ اس افراتفری میں ایک شخص ہلاک اور بیس مجروح ہو گئے۔ بے شمار بیہوش ہو گئے جنہیں ایمبولینس کاروں میں ہسپتال لے جانا پڑا۔

عام انتخابات کیلئے جنرل ڈیگال کا مطالبہ

پیرس ۱۳ فروری۔ جنرل ڈیگال نے اعلان کیا ہے کہ اگر عنقریب فرانس میں عام انتخابات نہ ہوئے تو ان کے حامیوں کو سخت اقدامات کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ جنرل ڈیگال نے کہا۔ اگر جمہوریت کو کچلنے کی کوششیں اسی طرح جاری رہیں تو فرانس میں ایسے لوگوں کو کیفر کردار تک پہنچانا ناگزیر ہوگا

تبت کا اقوام متحدہ کی رکنیت کیلئے درخواست

نئی دہلی ۱۴ فروری۔ تبت ادارہ اقوام متحدہ کی رکنیت کے لئے درخواست دینے کے مسئلہ پر غور کر رہا ہے۔ خیال ہے کہ وہ برطانیہ سے درخواست کرے گا کہ وہ تبت کی سفارش کرے

برطانوی ٹریڈ یونین کانگرس

لندن ۱۴ فروری۔ روس نے یہ کوشش کی تھی کہ برطانیہ ٹریڈ یونین کانگرس سے صلح صلح ہو جائے (کیونکہ برطانوی کانگرس ورلڈ فیڈریشن آف ٹریڈ یونینز سے اپنا تعلق منقطع کر چکی ہے) لیکن برطانوی ٹریڈ یونین کانگرس نے روسیوں سے مذاکرات کرنے کی پیشکش کو ٹھکرا دیا۔

فرقہ وارانہ امن کے لئے پٹیل کی اپیل

دہلی ۱۴ فروری۔ کل سردار پٹیل نے راج گھاٹ کے ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے عوام سے اپیل کی کہ وہ ہر قسم کے فرقہ وارانہ منافرت کو دل سے نکال کر گاندھی جی کا مشن پورا کریں۔

بنارس میں بلیک مارکیٹ زوروں پر

بنارس ۱۴ فروری۔ گذشتہ چند ہفتوں میں پولیس نے ۷۵ ہزار روپے سے زیادہ کا مال جو چور بازار میں فروخت کیا جاتا تھا برآمد کیا ہے۔ ایک ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کے ماتحت ایک خاص دستے نے کنٹرول آرڈر کی حکم عدولی کے جرم میں تقریباً ساٹھ کیس پکڑے ہیں اور تقریباً سو افراد کا چالان کیا ہے۔

برآمد شدہ اشیاء میں سب سے زیادہ مقدار کوئلے اور سوتی کپڑے کی ہے۔ کل بیس ہزار ٹن کوئلہ برآمد ہوا ہے۔

ناروے کے وزیر خارجہ لندن میں

لندن ۱۴ فروری۔ ناروے کے وزیر خارجہ مسٹر لانگے اوقیانوس کے مجوزہ معاہدے کے بارے میں امریکی وزیر خارجہ مسٹر ایچسن سے ملاقات کے بعد آج لندن پہنچ گئے۔ جہاں وہ کل برطانوی وزیر خارجہ مسٹر بیون سے ملاقات کریں گے۔

انتقال پُر ملال

ماسٹر محمد دین صاحب عادل ساکن اودھمال۔ ضلع شاہ پور مورخہ ۵/۲ کو بعارضہ نمونیہ انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون احباب ان کے بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں

مرحوم ایک قابل۔ زندہ دل۔ سرگرم کارکن۔ اور بڑے جوشیلے مبلغ تھے۔ جماعت کی ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ تبلیغی سلسلہ میں انہوں نے مختلف کتب تصنیف کی ہیں جن میں "تبلیغی دعوت" "العروۃ" "جٹ جیجا" خاص قابل ذکر ہے۔ مرحوم موصی بھی تھے اپنے حسن اخلاق کی وجہ سے دائرہ احباب بڑے وسیع پیمانے پر رکھتے تھے۔ مرحوم اپنے پیچھے ایک سات سالہ لڑکا اور تین کمسن لڑکیاں چھوڑ گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو

(خاکسار اللہ بخش احمدی ہیڈ ماسٹر مڈل سکول بھابڑا۔ تحصیل بھلوال۔ ضلع سرگودہا)

اعلان

دفتر وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ میں مندرجہ ذیل کتب مصنفہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قابل فروخت ہیں۔ احباب ان کا ہدیہ پیشگی بمعہ محصولڈاک دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ چنیوٹ ضلع جھنگ میں بھجوا کر منگوا سکتے ہیں۔ کوئی کتاب ریزرو نہیں کی جائے گی۔ تاوقتیکہ قیمت دفتر میں جمع نہ ہو جاوے۔ جن احباب نے رقوم پہلے جمع کرا دی ہوں۔ انہیں منی آرڈر کوپن نمبر اور تاریخ داخل خزانہ تحریر فرمانی ضروری ہوگی۔

۱۔ تفسیر کبیر جلد اوّل ہدیہ فی جلد ۵/۸/- روپے محصولڈاک فی جلد ۱/۱۱/- روپیہ

۲۔ تفسیر سورۃ کہف ہدیہ فی کاپی ۱/۸/- روپیہ محصولڈاک فی کاپی -/۸/- آنہ

۳۔ آئین اسسی [illegible] ہدیہ فی کاپی -/۳/- آنہ محصولڈاک فی کاپی -/۱/- آنہ

۴۔ نظام نو کا انگریزی ترجمہ ہدیہ فی کاپی -/۱/- روپیہ محصولڈاک فی کاپی -/۲/- آنہ

New World Order [illegible]

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ۔ معرفت پوسٹماسٹر چنیوٹ ضلع جھنگ پاکستان)

سلسلہ احمدیہ کی ایک نہائت اہم تصنیف ـ لائف آف احمدؑ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان اور حضور کی پیدائش سے لیکر ۱۹۰۱ء تک کے زندگی کے جملہ تاریخی واقعات اور سوانح حیات کو سلسلہ احمدیہ کے نامور کارکن جناب مولانا عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے سابق امام مسجد لنڈن نے نہائیت محنت اور عرق ریزی کے بعد ایک جگہ جمع کر دیا ہے۔ اور اس طرح اس خلاء کو پورا کر دیا ہے۔ جو اس وقت تک ہمارے سلسلے کی تاریخ میں نمایاں طور پر نظر آتا تھا۔ کتاب کی حیثیت کا اندازہ اس امر سے بھی کیا جاسکتا ہے۔ کہ اس میں سلسلہ کی تاریخ سے تعلق رکھنے والے مخالف دمواقع اصحاب اور مقامات کے پچاس کے قریب فوٹو ہیں۔ اور ہماری تاریخ کی بعض ایسی کڑیاں موجود ہیں۔ جو اس وقت تک نظروں سے اوجھل تھیں۔

کتاب کی ضخامت ساڑھے چھ سو صفحات ہیں۔ کاغذ اور طباعت بہت اعلیٰ ہے۔ جلد بھی نہائیت عمدہ ہے انگریزی دان طبقہ میں احمدیت کو متعارف کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ ان تمام خوبیوں کے باوجود قیمت صرف ۸/۱۲ علاوہ محصولڈاک ہے۔ مندرجہ ذیل پتہ سے طلب فرمائیں:۔

سلطان برادرز ۴۲ میکلوڈ روڈ ۔ لاہور

درخواست دعا:۔ خاکسار کے چچا فضل الٰہی صاحب عرصہ دراز سے موسمی عارضہ سے بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ ان کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد اشرف واقف زندگی)

احمدیہ کلاتھ ہاؤس

سے کپڑا خرید نا اپنے احمدی بھائی کی مدد کرنا ہے —
حافظ نیاز احمد کرنال والے۔ مالک احمدیہ کلاتھ ہاؤس نیلا گنبد۔ انار کلی لاہور۔ فون نمبر ۲۰۹۰

ماہنامہ صنعتی دنیا کے خاص نمبر

صنعت پارچہ بافی پر

بہترین فنی مضامین ہر طرف سے آ رہے ہیں۔ فی پرچہ ۸ر سالانہ پانچ روپیہ بذریعہ منی آرڈر آئندہ اشاعت مشین نمبر شائع ہو رہا ہے مشتہرین کیلئے نادر موقع

منیجر:۔ ماہنامہ صنعتی دنیا۔ کوچہ پیر عزیز مزنگ لاہور

قرۃ عینی یا رسول اللہ

سرمہ مصطفائی رجسٹرڈ

دھند۔ جالا۔ غبار۔ ککرے۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ پھولا (جو پکی نہ ہو) موتیا بند۔ سرخی چشم۔ کمزوری نظر۔ نزول الماء۔ شب کوری (رات کا اندھراتہ) روزکوری (دن کا اندھراتہ) وغیرہ امراض چشم کے لئے اکسیر اعظم ہے۔ جبھی تو علامہ اقبال فرما گئے ہیں ؎

سرمہ ہے میری آنکھ کا خاک مدینہ و نجف

اس کا استعمال صبح کو فی الحقیقت شان مصطفائی دکھاتا ہے۔ خورد و کلاں پیر و جوان مرد و زن سب کے لئے یکساں مفید ہے۔ ضرورت مند حضرات آزما کر آج ہی اعجاز مصطفائی ملاحظہ فرمائیں۔ قیمت شیشی خورد ۱ روپے اور شیشی کلاں تین روپے آٹھ آنے۔ محصولڈاک بذمہ خریدار

المشتہر:۔ منیجر دواخانہ مصطفائی رجسٹرڈ محلہ دارا شکوہ عقب لنڈا بازار لاہور

ٹریڈ مارکس فون نمبر ۶۴۴۶

پیٹنٹ ڈیزائن اور فرم رجسٹرڈ کرانے کے لئے

گورنمنٹ ٹریڈ مارکس رجسٹریشن ایجنٹس میاں ایم اسمٰعیل ۴۵ مال روڈ لاہور کو لکھئے

(رگڈول)

مفت

بالکل مفت

پاکستان کی حیرت انگیز ایجاد

امریکن ماڈل پستول

چھ فیر والا

اس کی خوبیاں بیان کرنا سورج کو چراغ دکھانے کے برابر ہے مگر پھر بھی بتائے دیتے ہیں۔ کہ یہ پستول امریکہ کے مقابلہ پر حال ہی میں تیار کیا گیا ہے جس میں خوبی یہ ہے۔ کہ اصل پستول کے مانند شارٹ (الارم ڈبیں) رکھنے کے لئے چرخی نہیں ہوتی ہے۔ اور چرخی میں چھ شارٹس آجاتے ہیں۔ جس کی لمبائی تقریباً ۷ انچ ربعہ ہے۔ گھوڑا دبانے سے چرخی خود بخود گھومتی ہے اور شارٹ چلنے کی آواز اس زور سے آتی ہے۔ کہ جس سے جنگلی جانور شیر۔ چیتا اور چور آواز سن کر اور شکل ہی دیکھ کر فوراً بھاگ جاتے ہیں۔ جان و مال کی حفاظت کے لئے بہترین ساتھی ہے۔ قیمت ۸۸۸ (۱۵-۵ روپے) ۹۹۹ سپیشل کوالٹی (۶-۱۵) اور ۵۵۵ خاص کوالٹی (۸-۸) روپے معہ ۲۵ شالس ہر ایک کے ساتھ مفت۔ فالتو شالس یک صد ۲/۳ روپے۔ پستول لگانے کی پیٹی مع خول رنگ سیاہ ۸/۲ روپے۔ پستول کے لئے تیل ۱۲ر محصولڈاک علاوہ

مفت:۔ اس پستول کو مشہور کرنے کے لئے۔ ہر خریدار کو دو انگوٹھیاں امریکن نیو گولڈ نہائیت خوبصورت مفت انعام دی جاتی ہیں۔ اور دو پستول کے خریدار کو ایک خوبصورت سینٹی ریڈ مفت۔ اور محصولڈاک معاف۔ مال ناپسند ہونے پر قیمت واپس ہوگی۔

میسرز:۔ رائل سیلز سروس پستول والے۔ پوسٹ بکس نمبر ۲۷۴ (۸-۰-۴) لاہور

مفت

سب سے اچھا گرجتی آواز والا۔ لائسنس کی کوئی ضرورت نہیں ہے

وزن ۵ اونس لمبائی تقریباً ۷ انچ۔ نئی ایجاد

رشتہ کی ضرورت ہے

ایک مغل قوم کی لڑکی کے لئے رشتہ کی ضرورت ہے وہ کا سید مغل۔ پٹھان یا راجپوت قوم میں سے ہو۔ لڑکی کی عمر ۱۸ سال ہے اور تعلیم یافتہ ہونے کے علاوہ گھر کے کام کاج سے بھی واقف ہے۔ ضرورت مند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔ فقط:۔ مرزا اشرف بیگ احمدی معرفت مکان ۲-۱۰ گلی نمبر ۸۵ محلہ خراساں لاہور چھاؤنی

جی۔ ٹی بس سروس

سیالکوٹ کیلئے جی۔ ٹی بس سروس کی آرامدہ بسوں میں سفر کریں جو وقت مقررہ پر سرائے سلطان سے چلتی ہیں۔ کرایہ وہی شیڈول ریٹ کے مطابق لیا جاتا ہے۔ بس ہر روز شام کے چار بجے چلتی ہے۔

خدا تعالیٰ کا عظیم الشان نشان

کارڈ آنے پر مفت

عبداللہ الہ دین سکندرآباد (دکن)

زد جام عشق: مردانہ طاقت کی مشہور دوا۔ قیمت خوراک ایکماہ کورس بیس ۲۰ روپے۔ ملنے کا پتہ:۔ دواخانہ نور الدین ۲۶ جو ہامل بلڈنگ لاہور

ٹھیکیداروں کے دعووں کی جانچ پڑتال

لاہور ۱۴ فروری۔ عوام کی اطلاع کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ ایک بین المستعمراتی معاہدہ کی بناء پر ٹھیکیداروں وغیرہ کی خدمات یا سپلائی کا کام جو انہوں نے ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء سے پیشتر حکومت متحدہ پنجاب کے لئے مہیا کیا تھا۔ اس سے متعلق دعاوی کی جانچ پڑتال اور تصفیہ کی غرض سے ایک سپیشل کمیٹی بنائی گئی ہے۔ حکومت مغربی پنجاب کا منشاء ہے۔ کہ پاکستان میں مقیم ایسے تمام ٹھیکیدار جن کے دعاوی کا ابھی تک تصفیہ نہیں ہوا۔ اپنے دعاوی کی تفصیلات مع ثبوت جہاں ممکن ہو۔

سپیشل ڈیوٹی (تقسیم) پر متعین افسر کے پاس سول سکرٹریٹ لاہور میں زیادہ سے زیادہ ۷ مارچ ۱۹۴۹ء تک بھیج دیں۔ انہیں اپنے دعاوی کے بارہ میں مکمل تفصیلات مہیا کرنی چاہئیں۔ تاکہ اوپر بیان کی گئی کمیٹی کے سامنے انہیں پیش کیا جا سکے۔ نیز مختلف محکمہ جات کے سلسلہ میں علیحدہ علیحدہ دعاوی پیش کئے جانے چاہئیں۔

انعامی بانڈوں کی ادائیگی

لاہور ۱۴ فروری۔ عوام کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ پاکستان سٹیٹ بنک کے تمام دفتروں جملہ برانچوں تحتی برانچوں اور امپیریل بنک آف انڈیا کے دفاتر خزانہ جات اور پاکستان کی ان تمام برانچوں اور تحتی برانچوں سے جہاں سرکاری خزانہ کا کاروبار ہوتا ہے۔ ۱۹۴۹ء کے بلا سود پنجسالہ انعامی بانڈوں کی ادائیگی کی سہولتیں مہیا ہو سکتی ہیں۔

اس لئے ان بانڈوں کی پشت پر بانڈ پیش کرنے والے کے دستخط اور پتہ کے اندراج کے بعد انہیں ادائیگی کے لئے اوپر بیان کئے گئے کسی دفتر میں پیش کیا جا سکتا ہے۔

لوکل باڈیز کی حدود کی زرعی زمین پر مستقل

—— آبادکاری نہیں ہوگی ——

لاہور ۱۴ فروری۔ جائیداد متروکہ کے تبادلہ یا فروخت سے متعلق کراچی میں منعقدہ بین المستعمراتی کانفرنس کے معاہدہ کی شرائط کے مطابق حکومت مغربی پنجاب نے مہاجرین کی مستقل آبادکاری پر مامور اپنے عملہ کو ہدایت کی ہے۔ کہ وہ مستقل آبادکاری سے متعلق سکیم میں لوکل باڈیز کی حدود میں واقع زرعی اراضی کو شامل نہ کریں۔ ایسی اراضی مردو متعمرات کے مالکان میں فروخت یا تبادلہ کی جائے گی۔

یہ حکم ایسی تمام اراضیات پر حاوی ہوتا ہے۔ جو کارپوریشن۔ میونسپلٹی۔ نوٹیفائڈ ایریا کمیٹی۔ ٹاؤن ایریا۔ سمال ٹاؤن کمیٹی۔ اور چھاؤنی کی ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء والی حدود میں واقع ہیں۔

کشمیر کا امدادی فنڈ

لاہور ۱۴ فروری۔ گورنمنٹ زنانہ سکول لاہور کے عملہ اور طالبات نے امدادی فنڈ کشمیر کی امداد کے سلسلہ میں حال ہی میں ایک مینا بازار منعقد کیا۔ جس کی کل آمدن مبلغ ۲-۱۱-۱۲۰۱ ڈپٹی کمشنر لاہور کے پاس کشمیر ریلیف فنڈ میں دینے کے لئے بھیجدی گئی۔

مشرقی پاکستان میں ساڑھے سات لاکھ من غلہ کی درآمد

ڈھاکہ ۱۴ فروری۔ مشرقی بنگال کے سول سپلائیز کے وزیر مسٹر محمد افضل نے کل ایک پریس کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے امید ظاہر کی۔ کہ چاول اور دوسرے غلہ کی موجودہ چڑھتی ہوئی قیمتیں اگلے چھ ہفتے کے اندر اندر ۵۰ فی صدی تک گر جائیں گی۔

بیان کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ کہ جنوری میں باہر سے ساڑھے سات لاکھ من غلہ مشرقی پاکستان پہنچا ہے۔ جس کی وجہ سے حالات پر قابو پانے میں کافی مدد ملی ہے۔ اور یہ امید بندھ گئی ہے۔ کہ غلے کی قیمتیں بہت حد تک گر جائیں گی۔ اور مزید غلہ پہنچنے پر صورت حال اور زیادہ بہتر ہو جائے گی۔ حکومت ایک لاکھ ٹن غلہ کے لئے گودام تعمیر کر رہی ہے۔ جن میں فاضل غلہ محفوظ رکھا جائے گا۔ اور ذخیرہ اندوزی کے لئے یہ عملاً ناممکن ہو جائیگا۔ کہ وہ غلہ چھپا کر اور سٹہ بازی سے کام لے کر قیمتوں کو غیر معمولی طریق پر بڑھا سکیں۔

یہودی ہندوستان سے سازباز کرنے کی کوشش کر رہے ہیں

—— ہندو مسلم اختلافات سے فائدہ اٹھانے کی سعی ——

لندن ۱۳ فروری۔ اسٹار کا سیاسی نامہ نگار رقمطراز ہے۔ کہ ہندو مسلم اختلافات سے فائدہ اٹھا کر صیہونیوں کے مقاصد کی تکمیل کے لئے ایک سازباز کی جا رہی ہے۔

ماپی پارٹی کے اخبار "ہولڈ" میں ایک اہم مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں ہندوستان کے ساتھ یہودی ریاست کے رویہ کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ اس مضمون میں اس پالیسی کا انکشاف کیا گیا ہے۔ جس کا مقصد ہندوستان کو تمام ایشیا سے جدا کرنا اور خصوصاً اسلامی ممالک سے۔ تاکہ "اسرائیل" کے خلاف جو متحدہ ایشیائی بلاک قائم ہو گیا ہے۔ وہ ٹوٹ جائے۔

مضمون میں لکھا ہے۔ "ہندوستان اور اسرائیل میں بہت سی باتیں مشترک ہیں۔ جس کو عام طور پر نہیں سمجھا گیا مشترکہ باتیں یہ ہیں۔ (۱) انہوں نے اپنی آزادی اپنی بارہ ماہ کے اندر حاصل کی ہے۔ (۲) برطانیہ نے دونوں کے لئے دوست کا کردار ادا کیا۔ (۳) ہندو اور یہود قومیت میں یکسانیت ہے۔ اور پاکستان کی آزادی اسرائیل کی آزادی کو جائز قرار دیتی ہے۔ (۴) اسرائیل اٹھارہ سو برس کے بعد ایشیا کے نقشہ پر آیا ہے۔ اور ایشیائی قوموں سے دلچسپی رکھتا ہے۔ (۵) ہندوستان کو جلد ہی اسرائیل کے ساتھ اپنے رویہ میں تبدیلی کر دینا ہوگی۔ کیونکہ طویل زمانہ میں اس کو "اسلامی تاثرات کی تاریک قوتوں کے مقابلے میں محافظوں اور اتحادیوں کی ضرورت ہوگی"۔

پاکستان نے اپنی آزادی کے پہلے سال میں قابل فخر ترقی کی ہے

اٹلی کی یونیورسٹیوں میں اردو پڑھانے کا خاطر خواہ انتظام موجود ہے

کراچی ۱۴ فروری۔ کل یہاں ایک پریس کانفرنس میں اٹلی کے تجارتی مشن کے سکرٹری سانیور سینگر نیتی نے کہا۔ پاکستان نے اپنی آزادی کے پہلے ہی سال میں قابل فخر ترقی کی ہے۔ اطالوی پریس کے دو نمائندے جو مشن کے ہمراہ آئے ہوئے ہیں۔ واپس جا کر اطالوی عوام کو پاکستان کی اس حیرت انگیز ترقی سے مطلع کریں گے۔ نیز وہ پاکستان کے متعلق گہری اطلاعات پر مشتمل ایک کتاب بھی مرتب کر رہے ہیں۔ جسے جلد ہی اٹلی کے بیرونی تجارت کے انسٹیٹیوٹ کی طرف سے شائع کر دیا جائے گا۔

آپ نے بیان کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔ پاکستان میں اٹلی کے اقتصادی مشن کی آمد اس امر کا بین ثبوت ہے۔ کہ اٹلی کے تمام حلقے پاکستان کی نوزائیدہ مملکت میں بہت دلچسپی رکھتے ہیں۔ اور دونوں ملکوں کے درمیان مضبوط تجارتی تعلقات کے قیام کے دل سے خواہاں ہیں۔

اٹلی اور پاکستان کے درمیان خوشگوار تعلقات پر مزید روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے کہا۔ اٹلی کی یونیورسٹی کے سکولوں اور کالجوں میں مشرقی زبانوں کی تعلیم کے لئے الگ انسٹی ٹیوٹ قائم ہیں۔ نیز اس بات پر زور دیا۔ کہ ایک دوسرے کو پہچاننے کا بہترین طریقہ یہ ہے۔ کہ ہم اپنے اپنے ملک کی زندگی اور سرگرمیوں کے متعلق ایک دوسرے کو زیادہ سے زیادہ اطلاعات بہم پہنچائیں۔ تجارتی مذاکرات کے متعلق آپ نے اچھی توقعات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا۔ موجودہ ملاقاتوں کے نتیجے میں کئی اچھے نتائج برآمد ہو چکے ہیں۔

۴۹-۱۹۴۸ء کی گنے کی فصل کا دوسرا تخمینہ

کراچی ۱۴ فروری۔ ۹ نومبر ۱۹۴۸ء کی گنے کی کاشت کا رقبہ دوسرے تخمینے کے مطابق ۴۷۶۰۰۰ ایکڑ ہے۔ اس کے مقابلہ میں گذشتہ سال کے تخمینے کے مطابق یہ رقبہ ۴۵۶۰۰۰ ایکڑ تھا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اس رقبہ میں ۴.۵ فی صدی کا اضافہ ہوا۔ تمام پاکستان ۳ میں اس رقبہ میں موافق موسم اور گڑ کی مہنگائی کی وجہ سے معمولی اضافہ ہوا ہے۔ مشرقی بنگال میں ستمبر ۱۹۴۸ء کے بعد عمدہ موسم کی وجہ سے فصل کی حالت بہتر ہو گئی۔ جس پر سیلابوں اور بارشوں کی وجہ سے برا اثر پڑا تھا۔ مغربی پنجاب میں دریا سے سیراب ہونے والے کئی علاقوں میں فصل تباہ ہوئی تھی بحیثیت

برطانیہ میں عظیم الشان صنعتی نمائش

لندن ۱۴ فروری۔ لندن اور برمنگھم برطانیہ کے دو بڑے شہروں میں ۲ مئی سے ۱۳ مئی تک ایک عظیم الشان صنعتی میلہ دکھایا جا رہا ہے۔ تین بہت بڑے اور کھلے ہالوں کی چپہ چپہ جگہ بک ہو چکی ہے۔ تین ہزار سے زائد فرمیں اس میلے میں نمائش کے لئے اپنی مصنوعات تیار کرنے میں مصروف ہیں۔

برطانوی صنعت نے پچھلے سال مختلف دوائر میں جو ترقی کی اس کی ایک جھلک ملاحظہ ہو:-

برطانیہ میں ریشمی اون کا پہلا بڑا کارخانہ چالو ہے۔ جب یہ پورے طور پر کام کرنے لگے گا۔ تو ایک سال کے اندر اندر ایک کروڑ پونڈ وزنی ریشمی اونی کپڑا تیار ہو جایا کرے گا۔ ایک نیا طریقہ ایجاد ہوا ہے۔ جس سے قالین اور غالیچے پہلے سے کہیں زیادہ سرعت کے ساتھ بنے جا سکیں گے۔ ایک ایسی مشین بنی ہے۔ جس سے پہلے سے پچاسی فی صدی زیادہ رفتار سے ہر قسم کے کپڑے پر ڈیزائن اور پھول چھپ سکتے ہیں۔

کپڑے کے شعبے میں دو سو نوے کمپنیوں نے میلے میں ایک لاکھ پندرہ ہزار سات سو چالیس مربع فٹ جگہ ریزرو کرائی ہے۔ ۱۲ ہزار مربع فٹ جگہ میں تینتالیس فرمیں چینی شیشے کے برتنوں کی نمائش کر رہی ہیں۔ جرمنی اور چیکوسلواکیہ کو شفاف چینی کے برتنوں میں اجارہ حاصل تھا۔ انگلستان کے شمال مشرقی کونے میں اس قسم کے برتنوں کا ایک نیا کارخانہ زیر تعمیر ہے۔ ایک پلاسٹک لینز تیار ہو رہا ہے۔ جو شیشے کے لینز کا کام دے گا۔ اس میں نظر بھی اچھا آئے گا۔ اور قیمت بھی کم ہوگی۔ اور یہ لینز ٹیلی ویژن میں بھی استعمال ہو سکے گا۔

(ب۔ ا۔ س)

چٹاگانگ کے لئے ۴۰ ہزار کلوواٹ برقی قوت

—— مہیا کرنے کی سکیم ——

کراچی ۱۴ فروری۔ حکومت پاکستان نے میسرز مرز اینڈل وٹین (پاکستان) کو جو حال ہی میں پاکستان کے مشیر انجینئر مقرر کئے گئے ہیں۔ چٹاگانگ کے علاقہ میں کرنافلی کی برقابی اور سیلابی کنٹرول کی اسکیم پر ایک مفصل "پروجیکٹ رپورٹ" تیار کرنے کی ہدایت کی ہے۔ برقی قوت کی زیادہ مقدار پیدا کرنے کے امکانات کچھ عرصہ سے مشرقی بنگال کی حکومت کے زیر غور ہیں۔ لیکن ابھی تک اس سلسلہ میں کوئی قطعی فیصلہ نہیں ہو سکا۔ اس لئے یہ ضروری ہو گیا ہے۔ کہ تمام معاملات کو جلد سے جلد پورا کیا جائے۔

جب یہ زیر غور پروجیکٹ مکمل ہو جائے گی۔ تو نہ صرف چٹاگانگ کی موثر ترقی کے لئے تقریباً ۰۰۰ ۴۰ کلوواٹ برقی قوت مہیا کر سکے گی۔ بلکہ طغیانیوں کے انسداد اور دریائے کرنافلی سے چٹاگانگ اور اس کے آگے تک جہازرانی کی بہتر سہولتیں مہیا کرنے میں بھی معاون ثابت ہوگی۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔